✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب

اور

زوجہ محترمہ سیّدہ امۃ السمیع صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ بِخَيۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ ؕ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَاَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ

(آل عمران:16)

تُو کہہ دے کہ کیا مَیں تمہیں ان سے بہتر چیزوں کی خبر دوں؟ ان کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے ربّ کے پاس ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور پاک کئے ہوئے جوڑے ہیں اور اللہ کی طرف سے رضوان ہے اور اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔ سیرت **"محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور زوجہ محترمہ سیّدہ امۃ السمیع صاحبہ"**

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب 5 مارچ 1927ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت سارہ بیگم صاحبہؓ کے بیٹے تھے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں تھے۔

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم کے بعد مولوی فاضل، بی اے اور شاہد کے امتحان پاس کئے۔ 1945ء میں اپنی زندگی وقف کی۔ آپ کی پہلی تقرری 1952ء میں وکالت تبشیر تحریک جدید میں ہوئی جہاں آپ دو سال تک کام کرتے رہے۔ اس کے بعد کچھ عرصہ وکالت دیوان میں رہنے کے بعد 6 جون 1954ء کو انڈونیشیا بطور مبلغ سلسلہ بھجوائے گئے۔ 22 مارچ 1956ء کو وہاں سے واپسی ہوئی تو یکم مئی 1956ء تا 11 جون 1982ء جامعہ احمدیہ ربوہ میں درس تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مَیں بھی آپ کے شاگردوں میں سے ایک ہوں۔ خاکسار نے آپ سے حدیث اور تصوّف پڑھی۔ آپ کا پڑھانے کا انداز بھی صوفیانہ تھا۔ آپ ہمیشہ سفید کپڑوں میں ملبوس اچکن اور عمامہ (پگڑی) پہنے ہاتھ میں گھونڈی لئے دکھائی دیتے۔ آپ اپنے گھر واقع احاطہ خاص سے پیدل جامعہ میں پڑھانے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ آپ خوش الحان بھی تھے ایک لمبا عرصہ ریڈیو پاکستان سے علی الصبح آپ کی تلاوت سے نشریات کا آغاز ہوتا رہا۔

آپ کی شادی مکرمہ سیّدہ امۃ السمیع صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ سے ہوئی۔ آپ کا نکاح 26 دسمبر 1952ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے بعوض ایک ہزار روپے حق مہر کے پڑھایا۔ دسمبر 1953ء میں ان کا رخصتانہ کی تقریب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا جن میں محترمہ سارہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ محترم سیّد منور احمد صاحب لاہور، محترمہ حمیرا امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ محترم سیّد محمود احمد صاحب، محترمہ شبرہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ محترم طارق رشید احمد صاحب، محترمہ وردہ امۃ الملک صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر سیّد حمید اللہ نصرت پاشا صاحب اور بیٹوں میں مکرم مرزا طیب احمد صاحب (امیر، امارت گلشن اقبال، کراچی)، مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب (ناظر خدمتِ درویشاں)، مکرم مرزا محمد احمد مصطفیٰ صاحب شامل ہیں۔

سامعین! آپ 1962ء تا1966ء صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی رہے۔ آپ نے 23اکتوبر 1964ء کو ہونے والے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے خدام کو ایک خوبصورت نصیحت کی کہ

”آج خدااور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ہم پر ہے کہ ہم آگے آئیں اور اسلام کو دنیا میں سربلند کرنے کی خاطر اپنا تن من دھن سب کچھ لٹادیں۔ ہم اُس سکول کی حیثیت رکھتے ہیں جس میں آکر دوسروں نے توحید باری تعالیٰ کا درس لینا ہے اور پھر عشقِ خدا اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرشار ہو کر زندگی کے حقیقی مقصد کو پانا اور اس میں کماحقہ کامیاب ہونا ہے۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ ہم وہی جذبہ اپنے اندر پیدا کریں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھا اور جس کا نمونہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ نے دکھایا۔ خدمتِ دین کی اُسی تڑپ کا ہمارے سینوں میں موجزن ہونا ضروری ہے جو تڑپ صحابہ کے سینوں میں موجزن تھی۔ ایمان اور عمل کے لحاظ سے ہمارا اُسی معیار پر ہونا ضروری ہے جس معیار پر صحابہ پہنچے اور پھر اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 25اکتوبر1964ء صفحہ 8)

سامعین! قادیان سے ہجرت کے بعد سے ربوہ میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دفتر بنانے کا معاملہ زیرِ غور تھا۔ اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دفتر کے ساتھ ہال اور لائبریری بنانے کا ارشاد بھی فرمایا تھا۔ چنانچہ 20اکتوبر1962ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ہال کا سنگ بنیاد رکھا۔ بعض ناگریز وجوہات کی بناء پر تعمیر کا کام شروع نہ کیا جاسکا۔ 18اپریل1965ء کو صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے خدا کے حضور دعاؤں کے ساتھ اینٹ رکھ کر تعمیر کا افتتاح کیا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ازراہ کرم اس اینٹ پر دعا فرمائی اور تعمیر کے آغاز کا سن کر مسرت کا اظہار فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد23 صفحہ 38)

آپ اچھے مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے مصنف بھی تھے۔ آپ کی ایک کتاب ”اسلام میں نبوت کا تصور“ 1965ء میں شائع ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 9فروری1966ء کو اپنے دورِ خلافت کی پہلی مجلس افتاء کمیٹی تشکیل فرمائی جس کے ایک ممبر آپ بھی تھے۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مورخہ 15ء جنوری 2004ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 77برس تھی۔ آپ موصی تھے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکرِ خیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”جب اللہ تعالیٰ نے مجھے خلافت پر متمکن فرمایا تو ان کی طرف سے انتہائی عاجزی اور اخلاص اور وفا کا خط مجھے ملا اور پھر اس کے بعد ہر خط میں یہ حال بڑھتا چلا گیا۔ باوجود اس کے کہ میرے ساتھ انتہائی قریبی رشتہ تھا، ماموں کا رشتہ تھا۔ ان کے اخلاص اور وفا کے الفاظ پڑھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ میرے چند ایک ایسے بڑے رشتہ دار ہیں جنہوں نے اس طرح وفا اور اطاعت کا اظہار کیا ہوگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی رشتہ داروں نے وفا کا اظہار نہیں کئے۔ ہر ایک کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے ہر فرد نے بڑے اخلاص اور وفا سے خلافت کی بیعت کی ہے۔ ان میں بہت سے مجھ سے عمر میں بھی بڑے ہیں، تجربے میں بھی بڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام خاندان کو خلافت سے محبت اور وفا میں ہمیشہ بڑھاتا رہے اور آئندہ آنے والی ہر خلافت کے ساتھ بھی سب لوگ اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔ بہر حال یہاں ذکر میاں صاحب کا تھا۔ اپنا انجام بخیر ہونے کے بارہ میں مجھے باقاعدہ لکھتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23جنوری2004ء)

سامعین! جیسا کہ خاکسار پہلے بیان کر چکا ہے کہ آپ کی شادی مکرمہ سیّدہ امۃ السمیع صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ سے ہوئی تھی۔

آپ 6مارچ1937ء کو پیدا ہوئیں اور ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ پھر پاکستان ہجرت کرنے کے بعد یہاں سے میٹرک کیا۔ آپ کا بچپن حضرت اماں جانؓ کی نیک تربیت اور سایۂ شفقت میں بڑے دینی ماحول میں گزرا۔

آپ نے اپنے بیٹے کو اپنی شادی کے بارے میں بتایا کہ

"میری شادی عجیب حالت میں ہوئی ہے کہ جلسہ سالانہ کے دن تھے۔ 28؍دسمبر کو جلسہ کے آخری دن شادی ہوئی۔ جلسہ کے دنوں میں ادھر ہی ڈیوٹی لگی ہوئی تھی۔ کوئی پروگرام شادی کا نہیں تھا۔ ڈیوٹی دے کر آئیں تو ان کی امّاں نے کہا کہ صبح تمہاری شادی ہے۔ کہتی ہیں اُس وقت میرے ہاتھ کالے تھے کیونکہ جلسہ کی ڈیوٹی کی وجہ سے دیگیں دھو کر آرہی تھیں۔ تو لڑکیوں نے مل کے میرے ہاتھ دھوئے، سیاہی دور کی اور اگلے روز بغیر کسی مہندی وغیرہ کے شادی ہوگئی۔"

آپ بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔ جلسہ سالانہ میں مہمانوں کی خاص طور پر بہت خدمت کیا کرتی تھیں۔ مہمانوں سے آپ کا گھر بھرا رہتا تھا۔ باوجود مہمانوں کے جلسہ کی ڈیوٹیاں باقاعدہ دیتی رہیں۔ ملازموں سے بڑے حسنِ سلوک سے پیش آتیں، کبھی کسی کو نہیں ڈانٹا۔ آپ کے بچے بتاتے ہیں کہ صدقہ و خیرات میں بھی ہمیں پتہ نہیں لگتا تھا، بڑی خاموشی سے دیا کرتی تھیں۔ چھوٹے سائز کا قرآن شریف تھا روزانہ جب موقع ملتا تھا اُس کو پڑھتی رہتی تھیں۔ وہ قرآن شریف ہم نے ان کے ہاتھ میں چالیس سال سے دیکھا ہے۔ آپ بہت دُعا گو خاتون تھیں۔

آپ کے خاوند چونکہ واقف زندگی تھے اس لیے جب حضرت مصلح موعودؓ نے اُن کو انڈونیشیا بھجا تو آپ بھی اُن کے ساتھ وہاں تقریباً ڈیڑھ سال رہیں۔ آپ جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ سادہ طبیعت، خوش اخلاق اور بہت ملنسار تھیں۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ رشتہ داریوں کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔ 1966ء جب محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے حج کیا اور وہاں سے وہ دو کفن آبِ زم زم میں تر کر کے ایک اپنے لئے اور ایک آپ کے لیے لائے۔ تو آپ کی نند محترمہ امۃ النصیر صاحبہ عرف چھیرو نے صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سے کہا کہ بھائی! میرے لیے کیوں نہیں لائے تو محترمہ صاحبزادی امۃ السمیع صاحبہ نے اپنے کفن کی دو چادروں میں سے ایک چادر بغیر کچھ کہے اُن کو دے دی۔

(روزنامہ الفضل 5 اکتوبر 2012ء صفحہ 8)

1991ء میں لندن میں آپ کا بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ بڑی صابر تھیں جس ڈاکٹر نے آپریشن کیا تھا اُس نے بھی آپ کے صبر کو دیکھ کر کہا کہ مَیں نے اس وقت اپنا Best Patient دیکھا ہے۔ اس کا تمہیں ایوارڈ دیتا ہوں کہ اتنا صبر مَیں نے کسی Patient میں نہیں دیکھا۔ اس سے پہلے آپ کو کینسر بھی ہوا تھا۔ آپ نے ہر بیماری کو بڑے صبر اور ہمت اور حوصلے سے برداشت کیا۔

سامعین! آپ 3؍اکتوبر 2012ء کو صبح دس بجے ربوہ میں وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 75 برس تھی۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 3 اکتوبر 2012ء کو ہی بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ دار الفضل میں ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5 اکتوبر 2012ء کو لندن میں بعد نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا:

"خلافت کے ساتھ بھی بڑا وفا کا اور اخلاص کا تعلق تھا اور بچوں کو نصیحت کی کہ اِسی میں خیر و برکت ہے، اِس کو جاری رکھنا۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے اور اِن کے بچوں کو اِن کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

قربِ رحمت مآب حاصل ہو

وصلِ عالی جناب ہو جائے

(کمپوز ڈبائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡